رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسمان پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

قیمت فی پرچہ ار

کاروباری امور کے متعلق خطوط و کتابت بنام مینیجر ہو

مضامین بنام ایڈیٹر

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی ✽ انچارج - مہر محمد خان -

نمبر ۷۹ | مورخہ ۱۲ - اپریل سنہ ۱۹۲۳ء | مطابق ۲۴ شعبان سنہ ۱۳۴۱ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح خیر و عافیت سے ہیں۔ اور مہمات دینی کے سرانجام دینے میں شب و روز مصروف ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۲- ۸- اپریل بعد از نماز ظہر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ اور نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ اور مرزا برکت علی صاحب آگرہ تشریف لے گئے ✽

(۳) چوتھے تبلیغی وفد کو بھی عنقریب روانگی کا حکم ملنے والا ہے

(۴) مجلس مشاورۃ کی رپورٹ صاف ہو رہی ہے۔ امید ہے کہ جلد چھپ کر شائع ہوگی ✽

اخبار احمدیہ

علاقہ ارتداد میں ۷۲ احمدی مبلغین کام کر رہے ہیں۔

امیر وفد المجاہدین ۷ر اپریل کی چٹھی میں مطلع فرماتے ہیں کہ ۶ر اپریل کی شام کو تیسرا تبلیغی وفد قادیان سے آگرہ پہنچ گیا۔ رات کے بارہ بجے تک ضروری ہدایات دیکر صبح منازل مقصود پر بھیجدیا گیا یہ مبلغین بھی پہلے مبلغین کی مانند اپنے اخراجات آپ برداشت کرینگے ✽

سیالکوٹ میں پادریوں کا مباحثہ سے فرار

ایک اشتہار سیالکوٹ سے وصول ہوا ہے کہ پادری صاحبان نے پہلے تو مباحثہ کے لئے آمادگی ظاہر کی۔ لیکن جب ہمارے علماء پہنچے۔ تو سلسلہ بحث سے انکار کر دیا۔ تاہم ۷- ۸- ۹- اپریل کو سالانہ جلسہ احمدیہ ہوا۔ آریوں کو بھی دعوت مناظرہ دیدی گئی۔ بعد کی خبر ہے کہ

دہلی میں روزانہ اخبار دعوت الاسلام

ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے کہ میدان انسداد ارتداد میں جو مسلمان برادران کام کر رہے ہیں۔ انکی روزانہ کارگذاریوں سے مطلع کرنے کے لئے اور سوامی شردھانند کی کوششوں کے ابطال کی غرض سے ایک روزانہ اخبار دعوت الاسلام دہلی سے جاری کیا گیا ہے۔ جس کی سالانہ قیمت للعہ۔ ششماہی للعہ سہ ماہی عہ اور ماہوار ۱۳ر ہوگی۔ اور فی پرچہ ایک پیسہ۔ جو اپنے شہر کی ایجنسی سے بسہولت مل سکیگا۔ ہمارے احباب اس اخبار کی خریداری میں حصہ لیں۔ اور اسے

اپنا اخبار بھیجیں۔ درخواستیں بنام مینجر روزانہ اخبار دعوۃ الاسلام کوچہ پنڈت دہلی ٭

راولپنڈی میں ہماری کامیابی

الفضل کے نامہ نگار خصوصی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ راولپنڈی میں آریوں کے بعنوانات کی تردید جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق نے بڑی کامیابی سے کی۔ مسلمان بھائیوں نے بہت دلچسپی سے آپ کے لیکچروں کو سنا۔ اور میر صاحب نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ مستند کتب کے حوالجات سے ابطال باطل کیا ٭

گجرات میں ہمارے احمدی علماء

پرتاب میں ایک مراسلت چھپی تھی جس میں احمدی علماء پر لیکچروں میں گالیاں دینے کا الزام نامدوا جھوٹ موٹ لگایا گیا تھا۔ اس کے جواب میں ہمعصر زمیندار میں ایک پرزور مراسلہ شیخ عبدالمالک صاحب سکرٹری سٹی خلافت کمیٹی گجرات کے قلم سے چھپا ہے۔ جس کا اقتباس بلفظہ یہ ہے:۔

"پرتاب کی تحریر سراسر جھوٹ اور دروغ بیانی ہے۔ احمدی مبلغین نے مذہب اسلام کی تعلیم اس کی عظمت اور بزرگی کو عوام پر نہایت مدلل و موثر طریقے سے واضح فرمایا جس اخلاق۔ تہذیب اور عالی حوصلگی سے انہوں نے بیان کیا۔ اس کے لئے حافظ روشن علی صاحب اور شیخ عبدالرحمن صاحب نو مسلم مستحق شکریہ و آفرین ہیں۔ بسلسلہ وعظ و تقریر انہوں نے قرآن کریم کو الہامی کتاب ثابت کرنے پر نہایت عاقلانہ طریق سے روشنی ڈالی ۔۔۔۔۔۔ حافظ روشن علی صاحب و شیخ عبدالرحمن صاحب نے نیوگ اور شناسنگ پر تقریر کی۔ اور لوگوں کو بتایا کہ اس کی اصلیت کیا ہے ۔۔۔۔۔۔ اس کے حوالے رشی دیانند جی کی کتاب ستیارتھ پرکاش اور وید منتروں سے پڑھ کر سنائے گئے۔ ایک لفظ بھی مقررین نے اپنی طرف سے ایزاد نہیں کیا۔ اگر ستیارتھ پرکاش کی عبارت اور وید کے منتروں کو مسلمانوں کی زبان سے سنکر گالیوں سے تعبیر کیا ہے۔ تو صاحب تحریر حق بجانب ہیں۔ ورنہ یہ الزام بالکل غلط اور سراسر غلط ہے۔ صاحب اس بات کو ثابت کریں۔ ہر گالی کے ثبوت پر

ہمارے لندن مشن کے حالات۔

دو روپے انعام دیا جائے گا"۔ (زمیندار ۹ اپریل ۲۳ء)

جناب ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر کی اطلاعات سے معلوم ہوا کہ یکم مارچ ۱۹۲۳ء کو آپ مدعو برموقعہ جشن سالانہ آزادی افغانستان سفارت خانہ افغان میں مدعو ہوئے۔ حافظ سید محمود اللہ شاہ صاحب آپ کے ہمراہ تھے ٭

دوم مارچ۔ آپ ڈاکٹر سر آرنلڈ سے ملے۔ جو بہت محبت سے پیش آئے۔ گلے لگ کر ملے۔ ایک گھنٹہ ملاقات رہی۔

۲۴ مارچ ماسٹر صاحب مکرم کی سر مائیکل اڈوائر (سابق لفٹننٹ گورنر پنجاب) سے ملاقات ہوئی۔ سر مائیکل نے بہ تاکید فرمایا۔ کہ ان کا سلام امام جماعت احمدیہ کو پہنچایا جائے۔ اور ہر موقعہ پر مدد دینے کا وعدہ کیا جناب ماسٹر صاحب کی دوسری چٹھی انشاء اللہ تمام و کمال چھپ جائیگی۔ اس کی دو تین تازہ خبریں ناظرین تک اسی پرچہ میں پہنچائے دیتے ہیں۔ نائجیریا میں احمدی جماعتیں خوب ترقی کر رہی ہیں (۲) جرمنی زبان میں تحفہ شہزادہ ویلز کا ترجمہ ایک قابل ڈاکٹر آف لٹریچر کر رہے ہیں (۳) مولوی محمد دین صاحب ۱۸ مارچ کو لیورپول سے جہاز رسونیا پر سوار ہو کر عازم امریکہ ہوئے ٭ (تار آگیا ہے کہ مولوی صاحب امریکہ بخیریت پہنچ گئے ہیں)

مجاہدین فی سبیل اللہ کو اطلاع ہو

خدا تعالیٰ کی راہ میں فی الحال تین ماہ کیلئے اپنے جان و مال کے خرچ کرنیوالے مجاہدین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شروع شروع میں کام کی بے قاعدگی اور زیادتی کی وجہ سے بہت مخلصین کو ان کی خدمات پیش کرنے کا جواب نہیں جا سکا اسلئے اس اعلان کے ذریعہ ان تمام مجاہدین کو جنکو ابھی تک جواب نہیں دیا گیا۔ آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اسی اعلان کو اپنے خطوط کی رسید سمجھیں۔ اور ہر وقت محاذ پر جانے کے لئے تیار رہیں۔ اور جو بعض مجبوریوں کی وجہ سے پہلی سہ ماہی میں نہیں جا سکتے۔ وہ تحریر فرمائیں کہ فلاں سہ ماہی میں جانے کے قابل ہو سکیں گے۔ تاکہ پارٹیاں بنانے میں دفتر کو سہولت ہو۔ اس اعلان کے آخر میں تمام مجاہدین کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کو حضرت اقدس نے جزاک اللہ احسن الجزاء کا تمغہ عطا فرمایا ہے۔ اور آپ سب لوگ اس قربانی کی وجہ سے ہر وقت آپ کی روحانی آنکھوں کے سامنے ہیں اور دعاؤں میں کبھی فراموش نہیں کئے جا سکتے۔ اس لئے آپ لوگ جتنا بھی اپنی خوش نصیبی پر ناز اں اور فرحاں ہوں وہ کم ہے۔ کیونکہ ایسے موقعہ بہت کم ملا کرتے ہیں۔ فقط

خاکسار محمد عبداللہ خان۔ نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

راجپوت صاحبان توجہ فرمائیں

تمام احمدی راجپوت الفضل سے حضرت اقدس کا خطبہ جمعہ پڑھ کر آگاہ ہو جائینگے۔ کہ ملکانہ قوم میں تبلیغ کرنے کے لئے راجپوتوں کی اشد ضرورت ہے۔ اسلئے تمام احمدی راجپوتوں سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے نام اور ایڈریس فوراً دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ فی الحال ہمیں نام اور ایڈریس ایک خاص غرض کے لئے چاہیئیں۔

محمد عبداللہ خان۔ نائب ناظر تالیف و اشاعت قادیان

آریہ ملازمین سرکار شدھی کی تائید میں

مبلغین جو علاقہ ارتداد میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آریہ جو ملازمان گورنمنٹ برطانیہ ہیں اور بلحاظ عہدے کے انہیں مداخلت سے بالکل الگ رہنا چاہیئے تحریک شدھی میں نہ صرف دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور ناجائز طور پر اپنے آریہ پرچاروں کی مدد کرتے ہیں۔ بلکہ افسرانہ دباؤ بھی ڈالتے ہیں۔ حال ہی میں ایک آریہ افسر کی نسبت اطلاع پہنچی ہے کہ جب انہیں کھانا کھانے کے لئے ایک گاؤں کے مکھیا نے کہا تو جواب دیا کہ شدھ ہو جانے کا وعدہ کرو تو ابھی کھانا کھا لیتے ہیں۔ ہمارے پاس گاؤں تحصیل ضلع کا نام بھی موجود ہے مگر فی الحال ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔ امید ہے کہ آریہ افسر مذکور اس طرح کھلم کھلا شدھی کی امداد سے کنارہ کش ہو جائینگے

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده ونصلي على رسوله الكريم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۲۳ء

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

ھو الناصر

مسلمانوں کا فرض ہے کہ اپنے ہمسایہ ہندوؤں کو تبلیغ اسلام کریں

میں اس کام میں ہر طرح کی مدد دینے کیلئے تیار ہوں

امام جماعت احمدیہ کے قلم سے

اس وقت یوپی میں جو راجپوتوں کے ارتداد کا سلسلہ شروع ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس نے مسلمانوں کی آنکھوں پر سے پردہ اٹھادیا ہے۔ اور دو باتیں ان پر خوب اچھی طرح روشن ہوگئی ہیں۔ اول یہ کہ وہ اپنی حالت پر بلا وجہ اور بلا سبب خوش اور مطمئن تھے۔ حالانکہ ایک کمزور سے کمزور دشمن ان کی غفلت اور دین سے بے پروائی سے فائدہ اٹھا کر ان کے گھروں کے دیواروں میں سیندھ لگا رہا تھا۔

دوئم یہ کہ تبلیغ اسلام کے فرض سے جو سب فرائض سے اہم تھا وہ بالکل غافل رہے ہیں۔ اور ان کو جلد اس فرض کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اگر میری یہ رائے درست ہے تو ہمیں اس فتنہ پر خوش ہونا چاہیئے کہ اس نے سوتوں کو جگادیا۔ اور اس فتنہ کو اس شعر کا مصداق سمجھنا چاہیئے کہ

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ اند
زیر آں گنج کرم بنہادہ اند

ملکانہ راجپوتوں کی اصلاح کا کام بیشک ایک اہم کام ہے۔ اور جس قدر بھی اس کی طرف توجہ کی جاوے کم ہے۔ لیکن سب کے سب لوگ نہ اس کام کے لئے اپنے گھروں کو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور نہ سب چھوڑینگے اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا یہ لوگ اس امر کو کافی سمجھینگے کہ انہوں نے اس فعل سے ہمدردی ظاہر کردی ہے۔ یا یہ کہ کچھ رقم اس کام میں بطور چندہ کے دیدی ہے؟ یقیناً اگر وہ ایسا کرینگے تو اپنے عمل سے ثابت کردینگے کہ ان کو اسلام سے کچھ بھی ہمدردی نہیں ہے۔ اور وہ اس کے دکھ کو اپنا دکھ خیال نہیں کرتے۔ اور اس کی ترقی ان کے نزدیک ان کی ترقی نہیں ہے۔ صرف اس صورت میں ان کا جوش حقیقی جوش کہلا سکتا ہے اور ان کے ایمان کا ثبوت مل سکتا ہے۔ اگر وہ اس سے بڑھکر تبلیغ اسلام میں حصہ لیں۔ اور ثابت کرسکیں کہ ان کے دل میں اسلام کی محبت پانی کے ابال کی طرح جوش نہیں مارتی۔ بلکہ ایک پہاڑ کی طرح راسخ ہے۔

بہت سے لوگ حیران ہوں گے کہ اس بات کے حصول کا کیا طریق ہو سکتا ہے۔ لیکن میں ان کو بتاتا ہوں کہ یہ بات بالکل سہل ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ہندو مذہب کا تعلق صرف یوپی کے ساتھ ہی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ اگر مسلمان آنکھیں کھولیں اور دیکھیں تو ہندو ان کی دیوار بدیوار ہندوستان کے ہر حصہ میں بس رہے ہیں۔ اور جس طرح ہمارا یہ فرض تھا کہ یو۔ پی کے راجپوتوں کو ارتداد سے بچائیں۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہر ایک شخص ہندوؤں کو خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمان بنائے۔ پس ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ کہ اگر وہ تبلیغ اسلام کے لئے راجپوتانہ نہیں جا سکتا۔ تو اپنے شہر کے ایک یا ایک سے زیادہ ہندوؤں کو چن لے اور ان کو اسلام کی طرف لانے کی کوشش کرے۔

اسلام ہمیشہ تبلیغ کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ اور ہمارا ذاتی تجربہ ہے۔ اب بھی اس کی یہ طاقت اسی طرح محفوظ ہے جس طرح پہلے تھی۔ پس اس امر سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ یہ کام کس طرح ہوگا۔ استقلال اور صحیح ذرائع کے استعمال سے یہ کام بخوبی ہو سکتا ہے اور جو اس کام کو شروع کرینگے۔ وہ دیکھ لینگے۔ کہ یہ کام ذرا بھی مشکل نہیں۔

اب ایک سوال رہجاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ مسلمان عام طور پر نہ تو اسلام سے ہی واقف ہیں۔ کہ ہندوؤں کے اعتراض کا جواب دے سکیں اور نہ ہندوؤں اور خصوصاً آریوں کے لٹریچر سے واقف ہیں۔ کہ ان کے سامنے ان کے مذہب کے نقص ظاہر کرسکیں۔ پس وہ تبلیغ کیونکر کریں۔ اور کس طرح ہندوؤں پر ان کے مذہب کی کمزوری اور اسلام کی برتری ثابت کریں۔ اس سوال کا حل میں نے یہ سوچا ہے کہ میں چند ایسے علماء کو جو ان دونوں پہلوؤں سے خوب اچھی طرح واقف ہیں۔ مقرر کردوں۔ جو تمام ایسے شہروں اور قصبات میں جہاں کے لوگ اس کام کے لئے تیار ہوں جاکر ان دونوں مضمونوں کے متعلق لوگوں

کو خوب اچھی طرح واقف کرائیں۔ یہ لوگ تمام ضروری کتب ساتھ لیکر جاوینگے۔ اور ایک جلسہ کرکے بطور لکچر کے نہیں۔ بلکہ بطور درس کے ضروری مضامین بقید نام کتاب و مطبع و صفحہ سامعین کو نوٹ کرادینگے جو بعد میں ان نوٹوں کی مدد سے باسانی ہندؤوں میں تبلیغ اسلام کرسکینگے۔ یہ بات ایک مخفی نہیں۔ بلکہ سب لوگ جانتے ہیں۔ کہ اس کام کو جس طرح ہمارے علماء کرسکتے ہیں۔ دوسرے لوگ نہیں کرسکتے۔ پس دوسرے مذاہب کے نقائص ظاہر کرنے اور اسلام کی خوبیوں کے اظہار کیلئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ کہ احمدی علماء سے ان دونوں امور کے متعلق معلومات حاصل کی جاویں۔

پس میں اس اعلان کے ذریعہ سے تمام اہالیان پنجاب کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان میں سے جو لوگ اس دعوۃ اسلام کے حملہ میں شریک ہوکر جہاد اکبر کے ثواب میں حصہ لینا چاہیں وہ بہت جلد مجھے اطلاع دیں۔ میں علماء کے کرایہ اور دیگر اخراجات کے متعلق ان سے کچھ طلب نہیں کرتا۔ سوائے اس کے کہ وہ خود اپنی مرضی سے اس کام میں حصہ لینا چاہیں۔ میں صرف ان سے یہ مطالبہ کرونگا کہ وہ ایک باقاعدہ انتظام کے ماتحت اپنی اپنی جگہوں پر اس کام کو شروع کردیں۔ اور اپنے منتخب کردہ سکرٹری یا امیر کی معرفت مجھے پندرہ روزہ اپنے کام کی اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ اس کی ترقی کا مجھے علم رہے۔ اور وقتاً فوقتاً ان کو مفید مشورہ دے سکوں۔ اور ان کے جوش کو قائم رکھ سکوں۔ ضروری ہے کہ ایسی درخواستیں باقاعدہ انجمنوں یا ایسے لوگوں کی طرف سے آویں۔ جن کا نام اس امر کی کافی ضمانت ہو۔ کہ وہ درخواست سنجیدگی اور مستقل ارادہ سے کی گئی ہے۔ [illegible] کہ لوگ اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرینگے۔

میں اس موقعہ پر یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم نے اہل ہنود میں تبلیغ کا کام پہلے سے بہت زیادہ زور سے شروع کردیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سی کامیابی کی امید ہے۔

اے عزیزو یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور آخر اللہ تعالیٰ سے واسطہ پڑنے والا ہے۔ یہاں کے آرام ایک خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ پس خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لئے اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہ دو۔ اور پورے طور پر اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ آپ لوگوں میں سے بہت ہونگے جو اس تجویز کی اشاعت سے پہلے خیال کرتے ہونگے۔ کہ ہم کس طرح اسلام کی خدمت کرسکتے ہیں۔ میں نے اس سوال کو آپ کیلئے حل کردیا اور اس کے پورا کرنے کے سامان آپ کیلئے بہم پہنچادئے ہیں۔ اور اس کام کیلئے میں آپسے ایک پیسہ طلب نہیں کرتا۔ سوا اس کے کہ آپ خود اپنی خوشی سے ان اخراجات کا کوئی حصہ ادا کردیں۔ پس آپ کیلئے کوئی عذر باقی نہیں رہا۔ اور خدا تعالیٰ کی حجت آپ پر پوری ہوچکی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب آپ ان جوشوں کو پورا کریں گے جو پہلے ابھر ابھر کر بیٹھ جاتے تھے اور سامانوں کے موجود نہ ہونے کے سبب سے ان کے پورا ہونے کی کوئی راہ نہ تھی۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ اور حق کے سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے اور اس کے پھیلانے کی آپ کو توفیق عطا فرماوے۔ خاکسار۔ محمود احمد امام جماعت احمدیہ

قادیان ضلع گورداسپور ۴ اپریل ۱۹۲۳ء

آریہ سماج کے ارادے ایک کانفرنس اچھوت ادہار ۳۰ مارچ کو ہوئی ہے جسمیں بیان کیا گیا ہے کہ پنجاب میں ۲۳ لاکھ اچھوت ہیں۔ ان کو بہت جلد ہندو بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ورگی کانگڑہ کے پہاڑوں میں ۱½ لاکھ دھم نک ۸۳ ہزار سے زیادہ۔ بازی گر ۳۳ ہزار۔ سانسی ۲۷ ہزار مارواڑ و اجمیر میں کھٹیک ۲۳ ہزار جیسوار ۱۱ ہزار۔ سوہریے ۱۰ ہزار کانگڑہ ہوشیارپور گورداسپور میں ہر ایک کے پاس ویدک سندیشہ پہنچاؤ۔

مسلمانو! اپنا فرض پہچانو۔

تبلیغی وفد کو ہدایات

جو آگرہ جانے والے تیسرے وفد کو بوقت رخصت فرمائیں
۴ اپریل ۱۹۲۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہمیشہ مامور و مرسل ایسے لوگوں میں سے ہوتے ہیں جو ادنیٰ اور کمزور سمجھے جاتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ غیرت رکھتا ہے وہ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ لوگ کہیں کہ فلاں مذہب کو فلاں بادشاہ کی وجہ سے ترقی ملگئی۔ اگر انبیاء علیہم السلام بادشاہوں میں سے ہوتے تو لوگ کہتے کہ ان کی وجہ سے اور ان کے اثر سے لوگ مان گئے اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی قدرت نمائی نہ ہوتی۔

اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کی ترقی بھی غیر معمولی سامانوں سے ہوتی ہے۔ جس وقت دنیا سمجھتی ہے کہ اب یہ تباہ ہوئے۔ اب برباد ہوئے وہی وقت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ترقی کے سامان پیدا کرتا ہے۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے کہ خلافت کا شور زور پر تھا۔ لوگ ہم کو کہتے تھے کہ نادانی سے مخالفت کرتے ہیں اور ساری دنیا سے لڑتے ہیں جلد تباہ ہوجائیں گے اور جب ان لوگوں کی مخالفت حد کو پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کردیئے اور سب لوگوں کی توجہ ایک ایسے کام کی طرف پھیر دی جسمیں سوائے ہمارے اور کوئی اتر ہی نہیں سکتا۔

تقریریں کرنا اور ہے اور اخلاص سے کام کرنا اور ہے یہ کام ماموریں کی جماعت کے سوا اور کوئی نہیں کرسکتا خدا کے مامور روح پھونکتے ہیں۔ ہمت پیدا ہوتی ہے۔ اسمیں شبہ نہیں کہ لوگ دنیا کے لیئے بھی قربانی کرتے ہیں اسکی بہت سی مثالیں ہیں۔ لوگ قید ہوتے ہیں۔ مال چھوڑتے ہیں تاکہ لیڈر کہلائیں جو بات اللہ کی جماعت میں ہوتی ہے وہ اخلاص ہوتا ہے جسکے سبب سے ان کے کام میں برکت ڈالی جاتی ہے اور وہ تھوڑے ہوکر غالب ہو جاتے ہیں۔ وہ تھوڑی قربانی کرتے ہیں مگر چونکہ اخلاص سے کرتے ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ اسکو ضرور بنا دیتا ہے دنیا میں چھوٹی جماعتیں اگر بڑی قربانی کرتی ہیں تو گو وہ مقابلہ کے وقت دنیا پر اپنی دھاک بٹھا دیتی ہیں مگر فنا ہو جاتی ہیں صرف نام پیدا کرلیتی ہیں کام نہیں کرسکتیں لیکن مامور کی جماعت

تھوڑے کام سے کامیاب ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ قربانی کرتے تھے تو اس کے نتیجے بہت بڑے بڑے نکلتے تھے ان کے ساتھ جو مدد تھی وہ اللہ سے تھی۔

ہماری جماعت سے جو قربانیاں ہوتی ہیں گو بڑی ہیں مگر دشمن کے مقابلہ میں کچھ حیثیت نہیں رکھتیں۔ ہم میں سے اگر ہزار کا ہزار بھی قربانی کرتا ہے اور ان میں سے سو میں سے ایک تب بھی وہ زیادہ ہوتے ہیں۔ غیر احمدیوں کے مولوی ہزاروں ہیں اگر صرف مولوی ملاں ہی جمع کیے جائیں تو اُن کی تعداد ہماری جماعت سے کہیں بڑھ کر ہو۔ ہمارے سب ملکر بھی خواہ وکیل ہوں بیرسٹر ہوں ڈاکٹر ہوں یا دوسرے لوگ انکی تعداد کو نہیں پہنچ سکتے مگر پھر بھی ان کی خدمات کا وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو ہمارا نکلتا ہے کام سارے کرتے ہیں۔

امریکہ میں مسلمان لاکھوں ہیں۔ عرب میں جنکی زبان میں قرآن کریم نازل ہوا جنمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے وہ کام کرتے ہیں انکا کوئی اثر نہیں۔ کوئی غلبہ نہیں لیکن اکیلا مفتی محمد صادق چلا جاتا ہے تو تمام امریکہ میں شور پڑ جاتا ہے اگر کوئی کہے کہ مفتی صاحب سارا وقت لگاتے ہیں۔ وہ سارا وقت نہیں خرچ کرتے لیکن وہ تو لاکھوں ہیں اگر ایک ایک منٹ بھی صرف کریں تو بھی مفتی صاحب کے وقت سے کہیں بڑھ کر ہو سکتا ہے۔ پس یہ وجہ نہیں کہ وہ کام نہیں کرتے کام تو کرتے ہیں مگر اخلاص نہیں گو کام زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ ایک مفتی کو ان پر فوقیت ملجاتی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کے فضل سے کام ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مدد ہو تو کوئی کچھ بگاڑ نہیں سکتا جب کام خدا کی رضا کے لئے ہو تو خدا تعالیٰ نصرت کرتا ہے اور باوجود دشمن کے طاقتور ہونے کے انسان غالب آجاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لے گئے اور ابھی آپ کے پاس حکومت نہ تھی جو کہ بعد میں ایک رنگ کی حکومت تھی اس وقت کسریٰ کے پاس شکایت کی گئی کہ یہ شخص ایران کو تباہ کر دے گا وہ بادشاہ ظالمانہ خیال کا تھا اسنے فوراً یمن کے گورنر کے نام حکم لکھا کہ پیشتر اسکے کہ یہ شخص ترقی کرے اور ہمیں تکلیف ہو اسکو میرے حضور حاضر کرو۔ گورنر نے چند سپاہی مدینہ کو روانہ کیئے اور ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پکڑ لانے کے لئے کہدیا۔ وہ لوگ گئے اور آگے دیکھا کہ نہ وہاں کوئی بادشاہ ہے اور نہ بادشاہت کے نشان بلکہ یہ شخص تو ہر وقت خدا پرستی میں لگا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے بادشاہ کا پیغام پہنچا دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ کل جواب دونگا۔ وہ چلے گئے۔ دوسرے دن آئے۔ اور کہا۔ کہ کیا جواب ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم کس کے پاس مجھے لیجانا چاہتے ہو۔ چلے جاؤ میرے خدا نے تمہارے خدا کو آج رات قتل کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ ہم آپ کو بطور نصیحت کہتے ہیں۔ کہ ایسا نہ کریں۔ ورنہ تمام عرب کی شامت آجائیگی اور یہ اچھا نہ ہوگا۔ آپ چلے چلیں۔ آپ نے فرمایا نہیں بس میرا یہی جواب ہے۔ تم جاؤ اور یہ پیغام پہنچا دو۔ وہ واپس گئے۔ گورنر کو اطلاع دی کہ اس نے یوں جواب دیا ہے گورنر نے کہا۔ کہ یہ بات تو کامل وثوق سے کہی گئی ہے اگر ایسا ہی ثابت ہوا تو میں اس پر ایمان لے آؤنگا۔ اور اگر نہیں تو میں ڈرتا ہوں کہ کیا انجام ہو۔ انتظار کرو کیا ہوتا ہے۔ تھوڑی مدت گذری تھی کہ ایک جہاز ایران سے آیا (درمیانی علاقہ چونکہ ایران کے ماتحت نہ تھا اس لئے ان کے یمن سے تعلقات بذریعہ جہاز تھے۔) اور گورنر کے نام ایک خط لایا۔ اس نے مہر دیکھی۔ تو اور ہی تھی۔ کھولا تو اس کے اندر لکھا تھا۔ کہ میرے باپ نے عرب کے ایک شخص کی نسبت ظالمانہ حکم دیا۔ کہ اس کو گرفتار کر لو۔ اور اسی طرح اس کی اور ظالمانہ کارروائیوں کی وجہ سے ہم نے اس کو قتل کر دیا ہے۔ اب ہم بادشاہ ہیں۔ تم کو بحال رکھتے ہیں۔ تم سب لوگوں سے ہماری اطاعت کا اقرار لو۔ جب اس کے قتل کی تاریخ دیکھی گئی۔ تو وہی رات تھی جس میں آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ آج رات میرے خدا نے تمہارے خدا کو قتل کر دیا۔

ایران کے مقابلہ میں عرب کچھ بھی نہ تھا۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ اگر وہ بادشاہ زندہ رہتا۔ تو آنحضرت صلعم کے ساتھیوں کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کا مقابلہ تھا۔ جس کے مقابلہ میں وہ بادشاہ ایک مچھر یا پسو کے برابر بھی نہ تھا۔ لہذا وہ ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔

جن کے ساتھ نصرت ہوتی ہے۔ کوئی نہیں جو ان کا مقابلہ کر سکے۔ جو صداقت پر یقین رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کے لئے اپنے کرشمہ دکھلاتا ہے۔ اور ہر میدان میں ان کی نصرت کرتا ہے۔ وہ کبھی بزدل نہیں ہوا کرتے بہت ہیں جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر وقت پڑے پر بزدلی دکھا جاتے ہیں۔ یاد رکھو ایمان اور بزدلی کبھی جمع نہیں ہو سکتی جس طرح دن اور رات جمع نہیں ہو سکتے۔ دن اور رات تو صبح یا شام کے وقت مل جاتے ہیں۔ مگر ایمان اور بزدلی اس طرح بھی نہیں مل سکتے۔ مومن بزدل نہیں ہوتا مومن کسی میدان سے نہیں ڈرتا۔ اگر مارا جاتا ہے۔ تو کیا ہوتا ہے؟ یہی تو ہوتا ہے کہ ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کی طرف لے جایا جاتا ہے۔

ضرار بن ازور ایک بہادر جرنیل تھے۔ خالد کے بعد ان کا درجہ ہے۔ ان کا نام اتنا مشہور نہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اکثر خالد کی سپہ سالاری میں تلوار چلایا کرتے تھے لیکن بہت جرار تھے۔ اور خالد ان کو اپنا دایاں بازو سمجھا کرتے تھے ایک عیسائی جرنیل سے مقابلہ ہو رہا تھا اس نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔ (اس زمانہ میں پہلے ایک ایک کی لڑائی ہوتی تھی۔ پھر فوج کی۔) جب آپ اس کے مقابلہ میں گئے۔ تو فوراً بھاگ کر خیمہ میں چلے گئے۔ عیسائیوں نے تالیاں بجانا اور نعرے لگانا شروع کیا۔ کہ اتنا بڑا جرنیل بھاگ گیا۔ مسلمانوں میں ماتم پڑ گیا۔ اور صحابہ گھبرا رہے تھے۔ کہ کیا ہو گیا۔ ایک صحابی ضرار کے پیچھے گئے۔ خیمہ میں چونکہ عورتیں تھیں۔ اس لئے وہ صحابی باہر کھڑے رہے۔ ضرار باہر نکلے تو ان کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی۔ صحابی نے کہا۔ ضرار آج کیا ہوا تھا۔ تم نے اسلام کی بہت ہتک کرائی ہے۔

ضرار نے جواب دیا۔ عام طور پر میں ننگے بدن لڑا کرتا ہوں۔ لیکن آج اتفاقاً میں نے دو زرہ پہنی ہوئی تھیں میں جو میدان میں گیا۔ تو دل نے کہا۔ اے ضرار کیا تو نے اس کافر کو بہادر دیکھ کر دو زرہ پہنی ہیں۔ کیا تو خدا کی ملاقات سے ڈرتا ہے۔ اس لئے میں بھاگتا ہوا آیا۔ اور زرہ اتار کر اب لڑنے جا رہا ہوں۔

دیکھو ان لوگوں میں اتنی خشیت تھی۔ حالانکہ جان کر نہیں پہنا تھا۔ مگر پھر بھی اتنی احتیاط تھی ان لوگوں میں ایسے ایسے کمزور بھی ہوتے تھے کہ یوں دشمن کا مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی بہت دبلے آدمی تھے۔ اگر کوئی ہاتھ پکڑ لے

تو کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ مگر بہادر ایسے کہ صفوں کی صفیں الٹ دیتے تھے اور دشمنوں کو تہ تیغ کر دیتے تھے۔ دل کے لحاظ سے جو طاقت ہوتی ہے۔ وہ اصل طاقت ہوتی ہے۔ مومن اگر مر گیا۔ تو بھی خدا تعالےٰ کا انعام پا گیا۔ اور اس کی رحمت کا وارث ہو گیا۔ اور اگر جیتا رہا۔ تو کامیاب بھی ہوا اور خدا کا انعام بھی حاصل کر لیا۔

منافق لوگ مومنوں کی موت کی خواہش کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تم احدی الحسنیین کی امید کرتے ہو۔ کامیاب ہوئے تب بھی حسنیٰ اور مارے گئے تب بھی حسنیٰ۔ نیکی ہی نیکی ہے۔ تیسری کوئی چیز مومن کے لئے نہیں ہوتی۔ یا کامیابی یا موت۔

آپ لوگ جو تبلیغ کو جا رہے ہیں۔ تو یاد رکھیں کہ دشمن زیادہ ہیں۔ تعداد کے لحاظ سے ان کے سو کے مقابلہ میں ہمارا ایک آدمی آتا ہے۔ وہ سختی کرینگے۔ کیونکہ تم ان کے گھروں میں جا رہے ہو۔ اور بار بار کہینگے۔ کہ ہم تمہاری بات نہیں سنتے اور نہ یہ بات ہم پر اثر کرتی ہے۔ مگر یاد رکھو کہ مومن ایسی باتوں سے ڈر نہیں جاتا۔ اگر بے دین اور گمراہ لوگوں کے ایسے قول کچھ حیثیت رکھتے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس دن مبعوث ہوئے تھے۔ اسی دن سے تبلیغ چھوڑ دیتے اور گھر میں بیٹھ رہتے۔ کیونکہ کفار نے بڑے زور سے کہہ دیا تھا کہ ہم تیری باتیں سننے کیلئے ہرگز طیار نہیں۔ لیکن چونکہ آنحضرت صلعم نے ایسا نہیں کیا۔ اور باوجود ان کے انکار پر اصرار کے آپ نے اپنے کام کو نہیں چھوڑا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک دن وہ سب گردنیں جھکا کر آ گئے۔

عمرو بن العاص کہتے ہیں۔ کہ ایک زمانہ وہ تھا کہ جب مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر قابل نفرت اور آپ سے زیادہ بدتر کوئی نظر نہ آتا تھا میں نہیں چاہتا تھا۔ کہ ایک چھت مجھے اور آپ کو جمع کرے۔ میں پسند نہیں کرتا تھا۔ کہ میں اور آپ ایک زمین پر رہیں۔ اور میں آپ کے چہرہ کو بسبب نفرت دیکھ نہ سکتا تھا۔ لیکن پھر ایک وہ زمانہ آیا کہ مجھے آپ جیسا محبوب ہی کوئی نظر نہ آتا تھا۔ اور آپ کی محبت کا رعب اتنا تھا۔ کہ میں آپ کو نظر بھر کر دیکھ نہ سکا اب کوئی اگر کوئی مجھ سے آپ کا حلیہ پوچھے تو میں ہرگز بتا نہیں سکتا۔

دیکھو اتنی عداوت والا انسان کسقدر محبت میں ترقی کرتا ہے۔ کہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا۔ تو کیا ہو سکتا ہے۔ کہ جو تم کو ایک دفعہ کہدے کہ ہم تمہاری بات نہیں سنتے۔ تم اس کو چھوڑ دو۔ ہرگز نہیں۔ تم جبر سے سناؤ (ڈنڈے سوٹے کا جبر نہیں۔) اور اپنے دل میں ان کی محبت پیدا کر دو تا ان کی اندرونی محبت جوش مارے۔ اور وہ تم سے آ کر لپٹ جائیں۔

لبید ایک بڑے شاعر تھے۔ ساری عمر آپ نے عورتوں کے حسن کی تعریف اور ڈنٹھیوں کی تعریف میں ہی لگا دی تھی۔ لیکن قرآن کریم کو پڑھا اور اس کی محبت دل میں پیدا ہوئی۔ تو ایسی کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کسی افسر کو لکھا۔ کہ اپنے علاقہ کے شاعروں کا کلام بھیجو۔ (حضرت عمرؓ کو شعر بہت پسند تھے) اس علاقہ میں ایک لبید اور ایک اور شاعر تھے۔ افسر نے دونوں کو بلایا۔ اور خلیفہ کا حکم سنا کر کہا۔ کہ اپنا اپنا کلام پیش کرو۔ دوسرے شاعر نے تو ایک قصیدہ طیار کیا۔ لبید پہلے تو انکار کرتے رہے۔ جب اس نے بہت اصرار کیا تو آپ نے کہا اچھا تو سنو۔ الم ذالک الکتاب الخ اس نے کہا یہ کیا۔ یہ تو قرآن کریم ہے۔ تم شعر سناؤ۔ انہوں نے کہا۔ بس مجھے تو یہی کلام آتا ہے۔ یہی شعر ہے یہی نثر ہی اس نے کہا خلیفہ کا حکم ہے تم کو سنانا ہوگا۔ انہوں نے پھر وہی پڑھ دیا۔ دو تین دفعہ جب ایسا ہوا۔ تو اس نے کہا۔ کہ سناؤ ورنہ میں تمہارا وظیفہ کاٹ دونگا انہوں نے کہا بیشک کاٹ دو۔ مجھے اب اور کلام آتا ہی نہیں۔ صرف یہی آتا ہے۔ انہوں نے ان کا وظیفہ کاٹ دیا۔ اور دوسرے کے نام کر دیا۔ اور حضرت عمرؓ کو سارا واقعہ لکھ دیا۔ آپ نے افسر کو ڈانٹا اور لکھا کہ تم نے بڑا ظلم کیا ہے جو کچھ اس نے سنایا تھا۔ وہی اصل کلام تھا۔ چاہیئے تھا۔ کہ تم اس کے عشق کی قدر کرتے۔ کہ ساری عمر تو شعروں میں گنوا دی۔ مگر کلام حق سے سب کچھ جاتا رہا۔ تم اس کا وظیفہ بحال کر دو۔ اور اس کے اخلاص کی قدر کرو۔

جب ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ تو یہ مت خیال کرو۔ کہ جو لوگ کہیں کہ ہم تم سے نفرت کرتے ہیں۔ تمہاری بات نہیں سنتے۔ وہ کبھی تمہاری نہیں مانینگے۔ یاد رکھو کوئی جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک اس میں وہ لوگ شامل نہ ہوں۔ جو اس جماعت کو بدترین جماعت سمجھتے ہوں۔ اور نفرت کرتے ہوں۔ کیونکہ جتنے وہ عداوت میں بڑھے ہوئے ہیں۔ اتنے ہی اخلاص میں ترقی کرینگے۔ اور خدمت دین کے لیے بھی اتنی ہی ہمت دکھلائینگے۔ دشمن کی باتیں سنو گھبراؤ نہیں۔ ہمت نہ ہارو۔ کیونکہ دشمن آخر مغلوب ہوگا۔ تم اپنے افسر کی پوری اطاعت کرو۔ اور اس کا حکم مانو مجھے تمہارے متعلق کبھی خبر نہ پہونچے کہ تمہیں کسی جگہ لگایا گیا۔ اور تم وہاں سے آ گئے لوگوں کو جبر آ سناؤ۔ ان کے آگے پیچھے پھرو۔ ماریں کھاؤ اور سناؤ۔ منہ پھیر لیں دوسری طرف سے ہو کر سناؤ۔ اور سناؤ یہانتک کہ انہیں وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو پاک فطرت ہیں۔ اور حقانیت کو پورے طور پر قبول کر لیں۔

لوگوں کی مخالفت سے نہ ڈرو۔ خدا کو گواہ رکھو تم ہی فاتح ہوگے۔ آخر کار دشمن کا دل جھک جائیگا۔

دیکھو برسات کا ٹھنڈا پانی گرم معدہ میں جا کر کیا ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور یہی پانی پہاڑوں میں غاریں بنا لیتا ہے جتنے غاریں تمہیں نظر آتی ہیں یہ سب پانیوں نے بنائی ہیں۔ اور ان کے راستے ہیں۔ تو کیا خدا کا کلام ہی ایسا ہے جو اپنا رستہ نہ بنا لیگا۔ اگر واقعہ میں تم خدا کیلئے جاتے ہو۔ اور خدا کے کلام کے حامل ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ تمہاری باتیں اثر نہ کریں۔ اور کلام الٰہی ان لوگوں کے دلوں کو مصفا نہ کر دے۔ ہمت و استقلال سے کام کرو اور دعاؤں میں لگ جاؤ۔ ان نصائح پر عمل کرو۔ جو میں نے چودھری فتح محمد صاحب کو لکھکر دی ہیں۔ ان کو روزانہ پڑھا کرو۔ اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر ان کے مطابق عمل کروگے تو کلام میں اثر اور کام کے اعلیٰ نتائج نکلینگے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور جو ان سے پہلے گئے ہیں۔ ان کے بھی ساتھ ہو۔ خدا ان کے اخلاص میں اخلاق میں کلام میں ہمت میں برکت ڈالے۔ اور ان کو کامیاب اور مظفر و منصور کرے۔ آمین۔ اس کے بعد آپ نے لمبی دعا فرمائی اور پھر فرمایا۔ میں نے پچھلوں کو بھی نصیحت کی تھی۔ آپکو بھی کرتا ہوں کہ گاؤں میں داخل ہونے کی دعا یاد کرو اور شہر میں داخل ہونے کی

پہلے تم انکو تین دفعہ پڑھ لیا کرو۔ ریل میں بھی پڑھو۔ کیونکہ وہ بھی ایک قسم کا شہر ہی ہوتا ہے۔

ہر ایک چیز کی مشق ہوتی ہے۔ تم اپنے کام کی ریل سے ہی مشق کرنی شروع کردو۔ اخلاق سے کام ہوتا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے خوش خلقی سے پیش آؤ۔ کھانے پینے کی توقع نہ کرو۔ ان سے محبت کرو۔ اور محبت کو نیکر ان کی تبلیغ کے لئے جاؤ۔ تب ان میں بھی محبت جوش مارے گی۔ اور وہ تمہاری باتیں سنینگے اور تمہارے اخلاق کے تیروں سے گھائل ہو جائینگے۔ اور تمہاری محبت ان میں محبت پیدا کریگی۔ میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا۔ کہ ایک نہایت ہی خوبصورت بچہ ہے۔ جو ننگ دھڑنگ اوپر کھڑا ہے۔ اور ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ پریوں کی طرح کی ایک عورت ہے جو اوپر سے آرہی ہے۔ اور آکر اس بچے کو جو حضرت عیسیٰ ہیں اور وہ مریم ہیں۔ بڑی محبت سے اپنے ساتھ لگا لیتی ہے۔ تو اس وقت بے اختیار میرے منہ پر جاری ہوا۔

Love Creats Love

پس تم جب کسی جگہ داخل ہو۔ تو فلاسفر کی طرح داخل نہ ہو۔ بلکہ ایک دردمند دل لیکر جاؤ۔ اور اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں کی حالت پر رنجیدہ اور کبیدہ خاطر ہو کر شہر میں داخل ہو۔ فلسفیانہ رنگ کو چھوڑ کر جاؤ دل اخلاص سے پر اور زبان محبت اور خوش خلقی سے تر ہو ہزار دلیل کا اتنا اثر نہیں ہوتا جتنا محبت کی ایک بات کا ہو جاتا ہے۔ بچہ ماں باپ کے کہنے سے ہندو مذہب اختیار کر لیتا ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں ان کی محبت اور ان کے دل میں اس کی محبت ہوتی ہے۔ لیکن تم ہزار دلیل بھی ہندو مذہب کے جھوٹا ہونے کی دو۔ وہ تمہاری نہیں مانینگے۔

محبت سے کلام میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ اور لوگ پھر ان کی سننے لگتے ہیں انبیاء کے دلوں میں لوگوں کی محبت بہت ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لعلك باخع نفسك الا يكونوا مؤمنين پس تم کسی گاؤں میں جاؤ تو تمہارے دل ان کی محبت سے بیتاب ہوں اور تم کو چین نہ آئے۔ تب پھر تمہاری بات اثر کریگی۔

رستہ میں۔ ریل میں خوش خلقی سے پیش آؤ۔ کوئی بوڑھا مسافر ہو تکلیف میں ہو۔ جگہ نہیں تم اس کو جگہ دیدو تاکہ یہیں سے تم کو مشق ہو اور ایثار کرنے کا مادہ پیدا ہو۔ لوگ ایک دوسرے پر سختی کرتے ہیں تم ان کو بھی دو۔ اور ہر طرح لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ تا خدا کی نصرت تمہارے ساتھ ہو۔ اور تم ہی کامیاب اور کامران ہو۔

جنت میں بابو جمال الدین صاحب فرشتہ نصیب ہونگے۔ وہاں چوہدری نتھے خاں صاحب ہیں۔ وہ جہاں لگائیں سمجھ لگنا۔ اور پوری فرمانبرداری [illegible]

سٹروعہ میں ۳۹ انتالیس احمدیوں کے ارتداد کی خبر غلط ہے

دو صد روپیہ انعام

آج میری نظر سے رسالہ انجمن تائید الاسلام لاہور بابت ماہ فروری و مارچ ۱۹۲۳ء گذرا جس کے صفحہ اول کے حاشیہ پر ایک نوٹ درج ہے۔ کہ مرزائیت سے توبہ موضع سٹروعہ تحصیل گڑھشنکر ضلع ہوشیارپور میں۔ مولوی غلام محمد صاحب مرزائی اور مولوی نادر علی صاحب اہل سنت والجماعت کے درمیان مناظرہ ہوا تھا ۶ مارچ ۱۹۲۳ء ہوا۔ اور لکھا ہے کہ مرزائیت کو شکست ہوئی جس کے جواب میں صرف یہ لکھا جاتا ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ یہ تمام عبارت کسی نے جھوٹ لکھی ہے۔ اگر کوئی (سائین ناجو) یہ ثابت کردے کہ ان تاریخوں میں کوئی مباحثہ مابین مولوی غلام محمد صاحب و نادر علی شاہ ہوا ہو تو میں اس شخص کو دو صد روپیہ انعام دونگا۔ ساتھ ہی اس کاذب نے ایک فہرست مرتدین کی درج کی ہے۔ اسکی ہم نمبر وار تردید کرتے ہیں۔ ۱۔ حافظ فیض محمد خاں سکنہ بنگیم پور کی بابت ہمیں کوئی علم نہیں۔ نہ ہی ہمنے اسکو کبھی احمدی سنا ہے۔ وہاں صرف دو احمدی ہیں جو خدا کے فضل سے مخلص احمدی ہیں۔ اور ان کے تعلقات ہمارے ساتھ عرصہ دراز سے گہرے چلے آتے ہیں۔ اور وہاں کوئی احمدی نہیں۔ ۲۔ فتح خاں ولد پیر بخش ۳۔ غلام رسول ولد بہے خاں اس نام اور ولدیت کے سٹروعہ میں کوئی آدمی نہیں ہے ۴۔ احمد خاں ولد تھو خاں عرصہ دس سال سے بوجہ چندہ نہ دینے اور نماز نہ پڑھنے کے خارج از جماعت ہو چکا ہے۔ اور اسپر رجسٹر انجمن احمدیہ سٹروعہ گواہ ہے۔ ۵۔ رلیا ولد مہر الٰہی عرصہ چھ ماہ سے سٹروعہ سے بخیر حاضر ہے اسکو اس مباحثہ تک کا بھی علم نہیں ۶۔ ہدایت خاں ولد رحمت خاں بھی عرصہ دراز سے سٹروعہ سے غیر حاضر ہے۔ اس کا مباحثہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ۷۔ محمد علی خاں ولد عمر بخش سٹروعہ معہ عیال لکھا گیا ہے۔ اس کی نسبت عرض حسب ذیل ہے۔ یہ ایک نابالغ لڑکا ہے۔ اسکا والد احمدی تھا۔ اور اسکی والدہ بھی احمدی تھی۔ بتقدیر الٰہی اس کی ہمشیرہ خورد بیوہ ہو گئی۔ بیوہ مذکور بڑی مخلص احمدی عورت تھی۔ اس نے احمدیت کے اثر کے ماتحت قومی رسم و رواج کو بالائے طاق رکھ کر خلاف رواج نکاح ثانی ایک مخلص احمدی نوجوان سے کر لیا۔ اسی عناد کی بنا پر جسکو عرصہ دو سال ہوا ہے محمد علی مذکور اور اس کی والدہ کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنا کر احمدیت سے مرتد کرا دیا گیا گویا یہ ارتداد بھی مباحثہ کا اثر نہیں۔ ۸۔ عبد الرحمن خاں ولد مولا بخش سکنہ سٹروعہ ایک نابالغ بچہ ہے اسکا والد عرصہ چھ سال سے فوت ہو چکا ہے بعد فوتیدگی مولا بخش مذکور بیوہ مولا بخش نے اپنی دختر کا رشتہ ایک غیر احمدی سے کردیا جس کے باعث عرصہ چار سال سے (نہ کہ مباحثہ کے اثر سے) وہ خارج از جماعت ہو چکے ہیں۔ ۹۔ نعمت خاں ولد بڈھے خاں راجپوت سٹروعہ عرصہ پانچ سال سے بسبب نہ پڑھنے نماز نہ دینے چندہ خارج از جماعت ہو چکا ہے۔ ۱۰۔ عدالت خاں ولد شیر خاں سٹروعہ عرصہ دس سال سے بسبب نہ پڑھنے نماز اور نہ دینے چندہ خارج از جماعت ہو چکا ہے ۱۱۔ نبی خاں ولد پنوں خاں سٹروعہ نے نہ چندہ دیا اور نہ نماز پڑھی اور نہ اس کا جماعت سے کوئی تعلق ہوا ہے۔ عیال و اطفال اسکے پہلے ہی احمدی نہ تھے۔ ۱۲۔ خواجہ ۱۳۔ فیض محمد خاں ولد مہر خاں بشرح صدر ولد جنگو خاں اس نے احمدی ہو کر غیر احمدیوں سے تعلق نماز و جنازہ نہ چھوڑا اس لئے یہ احمدی ہو ہی نہیں سکتا۔ جس کو عرصہ دس سال گذر گیا۔ اس نے اپنی دختر کا نکاح غیر احمدی سے کردیا تھا۔ ۱۴۔ سندھی خاں ۱۵۔ سوہنے خاں ان دونوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی سندھی عرصہ ۱۰ سال سے خارج از جماعت ہو چکا ہے ۱۶۔ رحمت خاں ولد جھنڈے خاں عرصہ دو سال سے بدیں وجہ مرتد ہوا کہ اس کے پیر مہر علی نے پیر جماعت علی شاہ کی بیعت کر لی سو پیر مذکور نے جو اس کا اکلوتا بیٹا ہے۔ والد کو تنگ کر کے مرتد کرا لیا۔ لیکن چندہ وغیرہ دینے میں وہ بھی نیت و لعل کر کے ٹالا کرتا تھا۔ جو پہلے ہی جماعت میں رہنے کے قابل نہ تھا صرف برائے نام ہی احمدیت سے تعلق رکھتا تھا۔ ہم خود اسکو خارج از جماعت خیال کرتے تھے۔ ۱۷۔ عبد الحمید یہ شخص پچھلے سال احمدی ہوا تھا۔ لیکن اس نے کبھی نماز نہیں پڑھی اس لئے خارج از جماعت کر دیا گیا۔ ۱۸۔ عبد الکریم ولد الہ بخش با فندہ عرصہ چند سال کا گذرتا ہے کہ اس نے مدرسہ احمدیہ سے [illegible] ۱۹۔ غلام غوث ولد گھمی ہرگز مرتد نہیں ہوا لعنت اللہ علی الکاذبین ۲۰۔ مہندی خاں ولد بندو خاں سٹروعہ اس نام و ولدیت کا سٹروعہ میں کوئی آدمی نہیں لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ۲۱۔ حکم خاں ولد شیر خاں اس نام کا کوئی آدمی سٹروعہ میں نہیں۔ لعنت اللہ علی الکاذبین ۲۲۔ جا مو ولد عبد الرحمان ننگر یہ ہرگز مرتد نہیں ہوا لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اخیر میں ہم چیلنج دیتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی یہ ثابت کردے کہ ظہور علی کے ساتھ تاریخ مذکورہ بالا میں کوئی مباحثہ سٹروعہ میں ہوا ہو اور اس کے اثر سے یا بعض مباحثہ جو مابین مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل بدوملہی احمدی و حکیم خیر دین غیر احمدی کے مورخہ ۶ فروری ۱۹۲۳ء ہوا۔ اس کے اثر سے کوئی ایک آدمی بھی مرتد ہوا ہو

انسدادِ فتنۂ ارتداد ملکانہ راجپوت

احمدی مبلغین کے مساعی

(نمبر ۲)

احمدی مبلغین خدا کے فضل و کرم سے اپنے اپنے علاقوں میں مصروفِ تبلیغ ہیں۔ چند اصحاب جن کی طرف سے حال میں اطلاعیں پہنچی ہیں۔ ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے:

بابو محمد اقبال خان صاحب۔ سکرٹری جماعت احمدیہ آگرہ جنہوں نے ملازمت سے تین ماہ کی رخصت حاصل کرلی ہے۔ اور تبلیغ میں مصروف ہو گئے ہیں۔ موضع کھنڈوائی ضلع آگرہ میں گئے۔ جہاں انہیں معلوم ہؤا۔ کہ بہت سے ملکانے اپنے مذہب پر پکے اور مستقل ہیں۔ کچھ عرصہ قبل اس گاؤں کے لوگ انجمن نمائندگان تبلیغ کے پاس کسی واعظ کو لینے کے لئے آئے تھے۔ مگر انجمن انتظام نہ کرسکی۔ بابو صاحب نے ان لوگوں کو تسلی دی۔ کہ عنقریب آپ کے ہاں مبلغ بھیجا جائیگا۔ اور انھوں نے وعدہ کیا۔ کہ مبلغ کو اپنے ساتھ لے کر وہ اپنے ان رشتہ داروں کو جو دوسرے گاؤں میں رہتے ہیں سمجھانے جائینگے۔ چنانچہ چودھری ظفر اسلام صاحب کو وہاں بھیجا گیا۔ ان لوگوں سے معلوم ہؤا۔ کہ موضع سکرآر میں جہاں ان کی رشتہ داری ہے۔ آریہ مدت سے کام کر رہے ہیں۔ اور خطرہ ہے۔ کہ وہ لوگ مرتد ہو جائینگے وہاں منشی محمد دین صاحب کو روانہ کر دیا گیا ہے۔ اس گاؤں میں مسجد موجود ہے۔ کچھ لوگ نماز پڑھتے ہیں۔

میاں عبدالسمیع صاحب نے ضلع مظفر نگر کا دورہ کیا۔ عام طور پر اس ضلع کے لوگوں کی حالت نسبتاً اچھی پائی گئی۔ اس علاقہ کے احمدیوں کو لکھا گیا ہے کہ وہ اپنے نواح میں تبلیغ کا کام شروع کر دیں۔

مولوی ظل الرحمٰن صاحب فاضل بنگالی ضلع ایٹہ کے گاؤں بھوبت پور میں مقیم ہیں۔ اس کے ساتھ کے تین اور گاؤں بھی ان کے حلقہ تبلیغ میں ہیں۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب نومسلم جنھوں نے پہلے اس ضلع کا دورہ کیا تھا۔ اور لوگوں سے واقفیت پیدا کی تھی۔ جب اس گاؤں میں مولوی ظل الرحمٰن صاحب کو تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات دینے کے لئے گئے تو ان کی آمد کی خبر سُنکر گاؤں کے کئی لوگ خوشی سے دوڑے آئے۔ اور بڑے تپاک سے ملے۔ شیخ صاحب کے لئے کھانا لائے۔ لیکن انھوں نے باوجود بھوک کے ہندو کے کھانے سے انکار کر دیا۔

اس گاؤں میں بھی مسجد موجود ہے جمعہ کا دن تھا اذان کہی گئی۔ خطبہ پڑھا گیا۔ اور نماز ادا کی گئی۔ نماز میں چھ ملکانہ راجپوت بھی شامل ہوئے۔ جنمیں دو نوعمر لڑکے تھے۔ نماز کے بعد شیخ صاحب موصوف نے گاؤں کے لوگوں کو چند ضروری باتیں کہیں۔ جنھیں ان لوگوں نے توجہ سے سنا۔ اور اخلاص کا اظہار کیا۔ اور ہر قسم کی امداد کا وعدہ کیا۔ شام کے کھانے کے لئے انھوں نے پھر اصرار کیا۔ شیخ صاحب نے تو چلے جانے کا عذر کیا مگر مولوی ظل الرحمٰن صاحب کو چونکہ اسی جگہ رہنا تھا اسلئے انہیں مجبوراً دعوت قبول کرنی پڑی۔ انہیں سے ایک معمر شخص نے کہا۔ مولویصاحب کو میں اپنے ہاتھ سے دو وقتہ کھانا تیار کر کے پہنچایا کروں گا۔ جی تو یہی چاہتا ہے۔ کہ مولوی صاحب ہمارے ہاں سے کھانا کھاتے لیکن اگر یہ نہیں مانتے۔ تو اتنا ضرور قبول کریں۔ کہ کھانا آپ کے خرچ پر ہو۔ مگر تیار میں خود کیا کروں گا۔

اس گفتگو کے دوران میں وہ آپس میں ایک دوسرے کو کہہ رہے تھے۔ ایسے مولوی ہم نے تو کبھو نہیں دیکھے اس گاؤں میں پانچ آریوں کے پہنچنے پر جنمیں دو پنڈت اور ۲ دو کیل تھے۔ گاؤں کے لوگوں نے مولوی ظل الرحمٰن صاحب کو ان سے گفتگو کرنے کے لئے بلایا۔ مولوی صاحب نے مذہبی مسائل پر بات چیت شروع کی۔ تو آریوں نے کہا کہ یہ کوئی مذہبی معاملہ نہیں۔ ہم تو ان لوگوں کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ جن کو مسلمان بادشاہوں نے زبردستی مسلمان بنالیا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا اگر مسلمانوں نے راجپوتوں جیسی بہادر قوم کو زبردستی مُسلمان بنالیا تھا۔ تو آپ لوگوں کے باپ دادوں کو کیوں شدھ بنایا۔ کیا آپ کے باپ دادے راجپوتوں سے زیادہ بہادر تھے۔

اسپر سوامی سجدانند نے کہا۔ مولویصاحب یہاں مذہب کی تبدیلی کا جھگڑا نہیں۔ ہم تو صرف ان لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا چاہتے ہیں۔ جو ہندو ہیں۔ مولوی صاحب نے کہا۔ یہ بھی غلط ہے کہ ملکانے ہندو ہیں۔ ان کے گاؤں میں مسجدیں ہیں انہیں سے کئی نمازیں پڑھتے ہیں۔ اور اگر یہ ہندو ہی ہیں تو پھر ان کو شدھ کر کے اپنے ساتھ ملانے کے کیا معنے؟ ان میں جو ہندوانہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ ہندوؤں میں رہنے کی وجہ سے پائی جاتی ہیں۔ ان کی وجہ سے ان کو ہندو نہیں کہا جاسکتا۔ کیا اگر کوئی کوٹ پتلون پہن لے۔ تو وہ عیسائی ہو جاتا ہے؟

تھوڑی دیر اسی قسم کی گفتگو ہوئی۔ کہ ایک آریہ نے کہا۔ ہم تو جاتے ہیں۔ بحث و مباحثہ فضول ہے اور چلے گئے۔ جاتے ہوئے ایک شخص سے پوچھتے تھے۔ یہ مولوی کب تک یہاں رہیگا؟

ہادی علی خان صاحب نے ضلع اٹاوہ کے چند دیہات کا دورہ کیا۔ اور مرکز میں آکر رپورٹ پیش کی۔ اسپر ان کو سیرائے جلال میں مقرر کیا گیا ہے۔ کہ بچوں کو پڑھائیں۔ اور تبلیغ بھی کرتے رہیں۔

سوامی عبدالسلام خان صاحب عالم سنسکرت ضلع متھرا کے ایک گاؤں بھائی کلیں میں مقیم ہیں۔ جس دن سوامی جی اور چودھری بدرالدین صاحب اس گاؤں میں پہنچے۔ اسی دن وہاں آٹھ آریہ آئے ہوئے تھے۔ جو سناتن دھرمی بنے ہوئے تھے۔ گاؤں کے لوگ سوامی جی کو آریوں سے گفتگو کرنے کے لئے لے گئے۔ پانچ پانچ منٹ بولنے کے لئے مقرر ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد آریہ اپنی باری میں خاموش ہو گئے۔ لوگوں پر اس کا بڑا اچھا اثر ہوا۔ آریوں نے اپنے آپ کو سناتن دھرمی ظاہر کرنے کے لئے سوامی شردھانند کو برا بھلا بھی کہا۔ یہ بھی ایک چالبازی ہے۔ جو آریوں نے عام طور پر اختیار کر رکھی ہے۔ اس جگہ مکتب کھول دیا گیا ہے۔ اور سوامی جی نے بچوں کو پڑھانا

جماعت احمدیہ قادیان کے مبلغین کا طریق عمل و تقسیم علاقجات

احمدی مبلغین مختلف اضلاع کے متعدد دیہات میں جو تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ اس کا مختصر سا نقشہ ناظرین کی آگاہی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا۔ کہ ہمارے مبلغین کا طریق کار کیا ہے۔ دراصل اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ جن دیہات میں خطرہ ارتداد کا احتمال ہے۔ یا جن میں آریہ اپنا اثر پیدا کر چکے ہیں۔ ان میں ایسے آدمی مستقل طور پر رکھے جائیں جو خود تعلیم اسلام سے واقف ہوں۔ اور ملکانوں کو اسلام سکھا سکیں۔ ملکانوں میں سے ایسے لوگ جنہیں اسلام کی موٹی موٹی باتوں سے بھی واقفیت نہ ہو۔ اور جو محض تنخواہ دار کے طور پر ہوں۔ ان سے نہ آج تک کوئی فائدہ ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہم دوسرے کام کرنے والے اصحاب کو بھی مشورہ دیں گے کہ وہ بھی ایسا ہی طریق عمل اختیار کریں۔ جو ہم نے کیا ہے کہ مختلف مقامات پر ایسے لوگ مقرر کریں۔ جو دینی واقفیت کے علاوہ اسلام سے اخلاص اور محبت بھی رکھتے ہوں جہاں رہیں۔ وہاں کے لوگوں پر اپنی ضروریات کا قطعاً بار نہ ڈالیں۔ ملکانوں کو اسلام کی تعلیم دیں۔ اور اپنی روحانیت سے ان لوگوں میں مذہبی احساس اور جذبہ پیدا کریں۔ اس وقت جس قدر احمدی مبلغ کام کر رہے ہیں۔ ان کے کام کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

تبلیغی مرکز آگرہ میں میرے ساتھ مولوی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ اور منشی غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کام کرتے ہیں۔ مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل اور حافظ محمد عمر صاحب نو مسلم سابق طالب علم گروکل کانگڑی آریوں کے متعلق ہفتہ میں دو بار آگرہ میں لیکچر دیتے اور پبلک کو آریہ دھرم کی حقیقت بناتے ہیں اور باقی ایام میں ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کرتے ہیں۔

بابو محمد اقبال خاں صاحب آگرہ کے قریب قریب کے دیہات کا دورہ کرنے اور تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ضلع آگرہ کے موضع کھنڈرائی میں چودھری ظفر الاسلام صاحب اور موضع سکرارا میں منشی محمد دین صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔ شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی نو مسلم دورہ کر کے مبلغین کو ہدایات پہنچاتے اور نئے حالات سے تبلیغی مرکز میں اطلاع دیتے اور ہر طرح کام کی نگرانی بھی کرتے ہیں۔ پہلے جن لوگوں کو اس علاقہ میں ناکامی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ ایک یہ بھی تھی۔ کہ واعظین جو دیہات میں بھیجے گئے۔ وہ الا ماشاء اللہ نیم ملا ہی تھے۔ اور ان کی نگرانی کے لئے عملہ مفقود تھا۔ یہ لوگ سالہا سال تک پڑے رہے۔ اور کسی نے خبر تک نہ لی۔ کہ وہ لوگ اپنے فرض کو کہاں تک ادا کر رہے ہیں۔

دیگر اضلاع میں مبلغین کی تقسیم حسب ذیل ہے۔

ضلع متھرا شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم اور شیخ اعجاز الحق صاحب انور میں۔ شیخ غلام احمد صاحب نو مسلم۔ فتح محمد صاحب سپاہی۔ چودھری نور احمد صاحب اور میاں خدا بخش صاحب نو گاؤں میں ان کے زیر تبلیغ ارد گرد کے آٹھ اور دیہات بھی ہیں۔ چودھری بدر الدین صاحب پرکھم اور ارد گرد کے دیہات میں۔ مولوی عبدالسلام صاحب فاضل سنسکرت موضع بھائی میں۔ مولوی عبدالقدیر صاحب بی۔ اے و جمعدار محمد خاں صاحب موضع بالکھی میں۔ چودھری محمد عبداللہ خاں صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی تیرہ میں۔ مولوی محفوظ الحق صاحب مولوی فاضل نوہی میں۔ شیخ یوسف علی صاحب بی۔ اے بیری میں۔ چونکہ ضلع متھرا اس وقت آریہ کوششوں کا مرکز ہو رہا ہے اس لئے علاوہ ان مبلغوں کے مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل اور حافظ محمد عمر صاحب بھی وقتاً فوقتاً اس علاقہ میں دورہ کرتے رہیں گے اور حسب منشاء ملکانہ راجپوتوں کے آریہ لوگوں سے مذہبی مباحثات بھی کریں گے۔ کیونکہ اکثر گاؤں سے ہمیں درخواستیں آتی رہتی ہیں۔ کہ ہمیں ہندو لوگ بہت تنگ کر رہے ہیں۔ ان کے جواب دینے کے لئے علماء کو بھیجا جائے۔ آریہ ایسے گندے اعتراضات کرتے ہیں۔ کہ ہندو راجپوت بھی ان سے اظہار نفرت کرتے ہیں۔

ضلع فرخ آباد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم فرخ آباد میں۔ سید عزیز الرحمن صاحب قائم گنج میں۔ منشی محمد یامین صاحب علیگڑھ میں۔ رحمت علی صاحب بنگالی قنوج میں۔ محمد عاقل صاحب بروتن میں۔ غلام محمد صاحب چھبر مئو میں۔ محمد دین صاحب محمد آباد میں۔ محمد ایوب خاں صاحب منگھو آلی میں۔

اس ضلع کی حالت یہ ہے کہ یہاں نو مسلم راجپوتوں کے گاؤں کثرت سے ہیں۔ دو گاؤں قریباً ایک سال ہوا۔ مرتد بھی ہو چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک ہندو ان کے ساتھ ملکر نہیں کھاتے۔ اور مرتد ہونے والے اپنی ذلیل حالت کو محسوس کر رہے ہیں۔ دو گاؤں کے نمبردار مرتد ہو چکے ہیں۔ ہمارے مبلغوں کے جانے پر اور ان کی تحریک پر ان نمبرداروں نے یہاں تک مان لیا ہے کہ مسلمانوں اور آریوں کے درمیان مباحثہ ہو جائے۔ اس کے بعد وہ آخری فیصلہ کریں گے۔ اس ضلع میں کثرت سے آریہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ اور کئی ایک گاؤں خطرہ میں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے بجائے اس کے کہ پہلے متھرا اور آگرہ پر زور دیتا۔ محفوظ علاقوں کو محفوظ کرنے کی کوشش کی۔ اگر یہ کارروائی فوراً نہ کی جاتی۔ تو فرخ آباد اور دیگر اضلاع میں ہمیں اسی مصیبت کا منہ دیکھنا پڑتا۔ جو آگرہ۔ متھرا۔ اور بھرتپور میں ہمیں اس وقت در پیش ہے۔

ضلع ایٹہ مولوی عبدالخالق صاحب دھوکھری میں مولوی ظل الرحمن صاحب بھونگاپور میں مولوی محمد حسین صاحب و چودھری نثار احمد صاحب کاسگنج میں۔ اس ضلع میں آریوں کا اثر نسبتاً کم ہے۔

ریاست بھرتپور میاں محمد ابراہیم صاحب نانگل پیپلا میں۔ مولوی عبدالصمد صاحب و مولوی عبداللطیف صاحب قسمی میں ریاست کے اکثر ملکانہ گاؤں مرتد ہو چکے ہیں وجہ ریاستی اثر اور سرکاری پروہت کی شمولیت ہے۔

ضلع علیگڑھ شیخ ابراہیم علی صاحب و سید گل نور صاحب شمس پور اور ارد گرد کے دیہات میں اس ضلع کے صرف گاؤں میں خطرہ کا پتہ لگا تھا وہاں آدمی بھیج دیئے گئے۔

ضلع مظفر گڑھ منشی عبدالسمیع صاحب و عزیز احمد صاحب کام کر رہے ہیں۔ حالت اچھی ہے۔

ضلع اٹاوہ ہادی علی خاں صاحب سرائے جلال میں اس ضلع میں عنقریب اور مبلغ بھی بھیجے جائیں گے۔

خاکسار فتح محمد خاں سیال۔ ایم۔ اے امیر وفد المجاہدین احمدیہ جماعت قادیان ہینگ کی منڈی آگرہ۔ ۵ اپریل ۱۹۲۳ء

جامع مسجد دہلی میں

چودھری نذیر احمد خانصاحب وکیل جے پوری کی تقریر

متعلق فتنہ ارتداد ملکانہ

جلسہ راجپوتان ہند واقعہ کلانور ضلع رہتک سے واپسی پر مجھے دہلی میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ جہاں کہ جامع مسجد میں مورخہ ۳ راپریل ۱۹۲۳ء دس بجے رات کو چودھری نذیر احمد خاں صاحب وکیل جے پوری کی تقریر ہوئی۔ چودھری صاحب خود راجپوت ہیں۔ اس لئے ان کو اپنی قوم کے ارتداد کا سخت قلق ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے علماء کی غفلت پر سخت اظہار افسوس کیا اور ان کو اس ارتداد کا ذمہ دار قرار دیتے ہوئے بتایا کہ ملکانہ راجپوتوں کو جب سے انہوں نے اسلام قبول کیا اگر علمائے ہندوستان اسلامی تعلیم دیتے اور ان کی اسلامی طریق پر تربیت کرتے تو آج فتنہ ارتداد برپا نہ ہوتا۔ باوجود اس خطرناک حالت کے جس کے تحت اہل اسلام گذر رہے ہیں۔ اب بھی ان کی خانہ جنگیاں اور ایک دوسرے پر چڑھائیاں جاری ہیں اور نہایت خطرناک ثابت ہو رہی ہیں اور نہایت زوردار الفاظ میں بتایا کہ اگر تمام ہندوستان کے مسلمانوں نے اس وقت متفقہ طور پر اس دشمن کا مقابلہ نہ کیا تو ایک دن ایسا آئیگا کہ آریہ لوگ مسلمانوں کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دینگے۔ اس کی تائید میں آپ نے موضع رائے بہا ضلع آگرہ کے محمد بخش درزی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ چونکہ صرف اسی شخص نے اس گاؤں میں شدھ ہونے سے انکار کیا تھا۔ اس لئے آریوں نے اسے مجبور کیا کہ وہ بھی مرتد ہو۔ بالآخر نتیجہ یہ ہوا کہ اسکو اپنا گھر بار چھوڑ کر موضع اچھنیرہ کی طرف ہجرت اختیار کرنی پڑی۔ بعینہٖ یہی حالت اہل اسلام کی ہوگی۔ اگر ہم لوگوں کی غفلت سے خدا نخواستہ یہ رو ترقی پکڑ گئی اور جیسا کہ آریوں کی عملی کوششیں اگر ان کے منشاء کے مطابق عمل میں آگئیں تو پھر یہ یقین ہے کہ بقیہ اہل اسلام کو بھی محمد بخش درزی کی طرح ہندوستان سے اخراج پر مجبور کریں گے۔

دوران تقریر میں آپ نے اس امر کو بھی نہایت وضاحت سے بیان کیا کہ اس فتنہ ارتداد کی خاص وجہ یہ ہے کہ مسلمانان ہند کے لیڈروں نے شردھانند کو خادم خلافت سمجھتے ہوئے اس جامع مسجد میں جہاں کہ میں کھڑا ہوں تقریر کرنے کا موقع دیا انہوں نے سمجھا کہ یہ سچا خادم خلافت ہے۔ حالانکہ ان کو خیال نہ آیا کہ جس شخص کی عمر اسلام پر اعتراضات کرنے اور بانی اسلام کے اخلاق پر حملہ کرنے میں گذری ہو وہ کیونکر خادم خلافت ہو سکتا ہے۔ بالآخر وہی مار آستین نکلا۔ اور مسلمانوں کو آج اس اتحاد کی حقیقت نظر آگئی۔

آپ نے دوران تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ان آریوں کے بطلان میں وہ مصالحہ جمع کر دیا ہے کہ اگر اسکو اب استعمال کیا جاوے تو یہ لوگ بیخ و بن سے اکھڑ سکتے ہیں۔ لیکن تعجب اور افسوسناک امر تو یہ ہے کہ ہمارے مسلمان علماء ان کی اور ان کی جماعت کی خواہ مخواہ مخالفت کرتے ہیں۔ انہوں نے احمدی حضرات کی مخالفت کرنا اپنا پیشہ ٹھیرا لیا ہے۔ حالانکہ وہ لوگ دشمنان اسلام کے مقابل پر ہمیشہ کمربستہ رہتے ہیں۔ اس وقت بھی میدان ارتداد میں احمدی جماعت قادیان کے ۷۲ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جو اپنے خرچ اور کرایہ پر خدمت اسلام انجام دے رہے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو اس میدان میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ بہت زوردار الفاظ میں آپ نے یہ بھی ظاہر کیا کہ میں نہ تو خود احمدی ہوں نہ میرا کوئی رشتہ دار احمدی ہے۔ نہ اس ملک کا رہنے والا ہوں۔ جہاں احمدیوں کی آبادی ہے۔ لیکن ان کے کام کے طریق ان کی سرگرمی اور ان کے اخلاص اور ان کی تندہی اور جفاکشی سے کام کرنے کی حالت کا اندازہ کرکے مجبور ہوں کہ میں تمام اہل اسلام سے کہوں کہ وہ ان حضرات کی مخالفت چھوڑ دیں کم از کم اس وقت تک جب تک کہ یہ فتنہ فرو نہ ہو جائے۔ جہانتک میرا تجربہ ہے انہی لوگوں کے اخلاق ایسے ہیں جو ان جاہل اور اکھڑ ملکانوں کو آریہ ہونے سے باز رکھ سکتے ہیں۔ اور ان کا طرز تبلیغ خاص طور پر ایسا ہے کہ آریہ ان کے مقابل پر ٹھہر ہی نہیں سکتے۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ ہم راجپوت لوگ جن کو ان ملکانوں سے قومی تعلق ہے یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ان ملکانوں کو بہرحال حلقۂ اسلام میں رکھا جائے۔ خواہ یہ احمدی بن کر رہیں۔ یا شیعہ یا اہل حدیث یا اہل قرآن وغیرہ غرض کہ یہ مسلمان رہیں۔ اس لئے فرقہ بندی کے جھگڑوں کا بالکل قلع قمع ہونا چاہیئے۔

اس کے برخلاف ہماری انجمنوں کے مبلغین ۵۵ کی تعداد میں وہاں گئے تھے۔ جن میں سے اکثر شب برات کے حلوے کھانے اور عرس کرنے کیلئے واپس آچکے ہیں۔ اور باقی جو ہیں وہ رمضان میں واپس گھر پہنچنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں آپ لوگ خیال کریں کہ ان لوگوں سے کیا امید ہو سکتی ہے۔ اسلئے جو جماعت کام کرتی ہے اس کے راستہ سے تمام رکاوٹیں دور کی جائیں۔

آپ نے تمام حاضرین سے دریافت کیا کہ کیا یہ میری رائے درست ہے کیا آپ متفق ہیں۔ اس وقت تمام حاضرین نے بآواز بلند کہا کہ بالکل متفق ہیں۔ آپ نے اپنے دوران تقریر میں ضمناً انجمن ہدایت الاسلام کی خدمات کا ذکر بھی کیا اور بتایا کہ اس انجمن نے گذشتہ ۲۰ سال کے عرصہ میں رسم دختر کشی کا انسداد ضرور کیا ہے آپنے اپنے دوران تقریر میں طریقہ تبلیغ کے متعلق بھی ظاہر کیا کہ وہاں صرف راجپوت اپنے بھائیوں کی رہنمائی کا موجب ہو سکتے ہیں وہاں مولوی اور علماء کا کوئی کام نہیں۔ کیونکہ وہ لوگ راجپوت لوگوں کے سوا دیگر لوگوں کو وقعت کی نظر سے نہیں دیکھتے اس لئے راجپوت بھائی اس کام کیلئے خاص طور پر اپنے آپکو پیش کریں۔ علماء کی ضرورت بعد میں تربیت کیلئے ہوگی تو پیچھے یہ بھی جا سکتے ہیں۔

تقریر تو آپ کی نہایت ہی دلپذیر تھی کہ اس کا ایک ایک لفظ اس قابل تھا کہ حاضرین تک پہنچا۔ لیکن جو بات سننے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا تحریر میں لانا مشکل ہے۔

چودھری صاحب کی تقریر کے خاتمہ پر سکریٹری کے کلرکوں نے کیمپ ..... مسلم راجپوتان ہند کی تبلیغی انجمن کیلئے پیش کیا۔ اس روز تعداد حاضرین اڑھائی ہزار تھی۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ اعلان اچھی طرح نہ ہوا تھا۔ اہالیان دہلی کو افسوس تھا کہ آج لوگوں کو علم نہ ہو سکا۔ اس لئے چودھری صاحب سے درخواست کرتے تھے کہ دہلی میں ایک اور موقعہ نکالکر اپنے معلومات سے پبلک کو مستفید فرما کر اس نازک وقت

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے۔ نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

نیلام اراضی چاہات پٹیانہ واقعہ رقبہ جالندھر شہر

۱۔ جالندھر کے چاہات کی اراضی ملکیت سرکار ریاست کپورتھلہ جس میں نہایت اعلیٰ قسم کی قیمتی سبزیاں اور ترکاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ نیلام کی جائیگی۔ چاہات جاری اور نہایت عمدہ حیثیت کے ہیں۔ بلحاظ پیداوار و آمدنی نہایت نفع بخش ہیں۔ سرمایہ کو بہترین نفع بخش کاروبار میں لگانے کا نہایت عمدہ موقع ہے۔ تفصیل ذیل ہے۔

نمبر	نام چاہ	رقبہ	چاہی	غیر مزروعہ	[illegible]	[illegible]
۱	چاہ سدووالہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible]	
۲	نواں چاہ	[illegible] کنال	[illegible] ”	[illegible] ”	”	
۳	رحمان والہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	”	
۴	باریال والہ	[illegible] کنال	[illegible] کنال	[illegible] کنال	”	
۵	تھادلہ والہ	[illegible] ”	[illegible] ”	[illegible] ”	”	
	میزان	[illegible]	[illegible]	[illegible]	”	

یہ چاہات متصل کوٹھی راجہ سر ہرنام سنگھ صاحب واقعہ ہیں سوائے چاہات نمبر ۱ و ۲ کے باقی یکجا ہیں۔

۲۔ اراضی زیر نیلام ہر قسم کے بار کفالت سے مبرا ہے۔

۳۔ املاک کمیٹی حقوق ملکیت کامل رقبہ چاہات مذکور بتاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۲۳ء / ۳ ربیسا کھ ۱۹۸۰ بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام چاہ نمبر ۱ سدووالہ نیلام کریگی۔

۴۔ چاہات کی بولیاں یک جائی کل رقبہ کے لئے یا چاہوار مشترکاً یا منفرداً ہو سکتی ہیں۔

۵۔ کمیٹی کسی بولی کے منظور کرنے پر مجبور نہ ہوگی۔

۶۔ آخری بولی دہندہ سے منظوری خاتمہ بولی پر زر نیلام رقبہ نیلام شدہ کا چہارم اسی وقت وصول کیا جائیگا۔ باقی ۳/۴ ایک ہفتہ کے اندر داخل ہونا چاہیئے۔ دخل کل زر نیلام کی وصولی پر دلایا جائیگا۔ صرف رجسٹری ذمہ خریدار ہوگا۔ بصورت عدم وصولی پیشگی زر چہارم یا بقیہ زر نیلام بولی فسخ ہوگی۔ اور پیشگی ضبط ہوگی۔ اور مکرر نیلام میں رقم اگر سابقہ بولی سے بڑھ جائے تو اس بیشی کی حقدار سرکار ہوگی۔

۷۔ اگر اس کے متعلق کوئی مزید حالات دریافت کرنے کی ضرورت ہو۔ تو صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی ریاست کپورتھلہ سے دریافت ہو سکتی ہیں۔

نوٹ تحریری درخواستیں بھی نیلام کے متعلق صاحب آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کے پاس بھیجی جا سکتی ہیں۔ لیکن جو صاحب دور فاصلہ پر ہوں۔ ان کے لئے مناسب ہوگا۔ کہ وہ اپنی کسی مختار یا مجاز کو بھی معاملات طے کرنے کیلئے ہدایت کردیں۔ اور کاغذات خسرہ و شجرہ اراضی زیر نیلام موقعہ پر ملاحظہ ہو سکتے ہیں۔

المشتہر سید عبدالمجید آنریری سکرٹری املاک کمیٹی کپورتھلہ

جماعت احمدیہ اور فتنۂ ارتداد

ہمعصر زمیندار ۸ اپریل کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

"احمدی بھائیوں نے جس خلوص۔ جس ایثار جس جوش اور جس ہمدردی سے اس کام میں حصہ لیا ہے وہ اس قابل ہے کہ ہر مسلمان اس پر فخر کرے۔ یہ بھی ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مجلس نمایندگان تبلیغ کے فیصلہ انقطاع نے ان کی مخلصانہ کوششوں پر کوئی برا اثر نہیں ڈالا۔ وہ ہر حصے میں بدستور سرگرم حفظ و دفاع اسلام ہیں × × × ہم احمدی اور شیعہ بھائیوں سے مودبانہ یہ عرض کرتے ہیں کہ وہ پورے جوش و ایثار سے اس فتنہ کے انسداد پر متوجہ رہیں۔ اس لئے کہ کسی شخص یا جماعت کی مفروضہ پابندی سے اسلام کا دامن چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اللہ نے چاہا تو یہ تمام رکاوٹیں خود بخود صاف ہو جائیں گی"۔

آریہ پتر بریلی۔ یکم اپریل کے پرچہ میں رقمطراز ہے۔

جماعت احمدیہ قادیان کی سرگرمی۔ اس وقت ملکانے راجپوتوں کو ورغلا کر بہلا کر۔ پھسلا کر اور ڈرا دھمکا کر اپنی پرانی راجپوتوں کی برادری میں جانے سے باز رکھنے کیلئے جتنی اسلامی انجمنیں اور جماعتیں کام کر رہی ہیں ان میں سے احمدیہ جماعت قادیان کی سرگرمی اور کوشش فی الواقع قابل داد ہے۔ ہم نے اس سے پہلے لکھا تھا کہ امام صاحب جماعت احمدیہ نے ڈیڑھ سو ایسے سرفروشوں کو طلب کیا ہے جو ملکانوں میں جا کر شدھی کے کام کو روکتے ہوئے ہر قسم کی تکلیف اٹھانے حتیٰ کہ اپنی جان تک دینے کو تیار رہیں"۔

ہمدم ۸ اپریل میں چھپا ہے "راقم مرزائی نہیں۔ بلکہ اثنا عشری ہے۔ اور اسی فرقہ میں ہمیشہ شامل رہا ہے۔ اور اسی مذہب کو ذریعہ نجات جانتا ہے۔ × × × پیغام انکا نہایت دانشمندی اور فرزانگی پر مبنی ہے۔ اور اسلام کی ابتدائی سپرٹ کو یاد دلاتا ہے × × مرزا صاحب نے اپنی جماعت سے پچاس ہزار روپیہ اور ایک سو واعظ طلب کئے ایک ماہ کے اندر ایک سو چالیس واعظ اور کثیر رقم جمع ہوگئی۔ جو آگرہ۔ متھرا۔ مین پوری وغیرہ کے اضلاع میں وعظ کہہ رہے ہیں × × × قادیانی جماعت کی مساعی حسنہ اس اس معاملہ میں بیحد قابل تحسین ہیں۔ اور دوسری اسلامی جماعتوں کو بھی انہی کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے"۔

راقمہ سید آغا حیدر وکیل از سہارنپور

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)